مولانا اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی۔ فاضل حقانیہ
مدرس دارالعلوم حنفیہ چکوال

امام ابوحنیفہؒ اور آپ کے تلامذہ

احادیث اور علوم نبوت کے صحیح وارث اور امین

علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ نے تحقیق وتدقیق اور اظہار حق کے سلسلہ میں دیانت اور حق وصداقت کی صحیح ترجمانی کی اور حد درجہ جرأت، حق گوئی اور بے باکی کے ساتھ اپنا نقطہ نظر اور طریق فکر (جو قرآن وسنت کے سانچہ میں ڈھل کر تعمیر ہوا تھا) دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنی علمی و اخلاقی برتری کا ثبوت دیا۔

ذیل میں انہی کا ایک اور ارشاد گرامی بھی درج کر دیا جاتا ہے۔ جس سے علامہ موصوف، عظیم للہیت، اخلاص، پاکیزہ نفسی، علمی انہماک اور علم وتفقہ میں مکمل دسترس اور مہارت تامہ کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں وہ بھی مترشح ہو جاتا ہے کہ بے غرض خدمت دین۔ اخلاقی برتری، اعتدال و توازن۔ دین کا احترام اور گروہی تعصب سے بالاتر ہو کر اصلاحِ حال کا جذبہ، ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا۔ فرماتے ہیں۔

فاترك يا اخي التعصب على الامام ابي حنيفة واصحابه رضي الله عنهم واياك وتقليد الجاهلين باحواله وما كان عليه من الورع و الزهد والاحتياط في الدين. فتقول ان ادلته ضعيفة بالتقليد فتحشر مع الخاسرين. وتتبع ادلته كما تتبعنا ها تعرف ان مذهبه رضي الله عنه من اصح المذاهب كيفية مذاهب المجتهدين رضي الله عنهم اجمعين

اے میرے بھائی تو امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے خلاف تعصب کو چھوڑ دے اور جو لوگ امام صاحب کے حالات اور آپ کی پرہیزگاری وزہد و ورع اور دین میں احتیاط سے جاہل ہیں۔ ان کی تقلید میں یوں نہ کہہ دینا کہ آپ کے دلائل ضعیف ہیں (اگر یوں کہے گا) تو تیرا حشر بھی خاسرین کے ساتھ ہو گا۔ آپ کے دلائل کا مطالعہ کر جیسا کہ ہم نے کیا۔ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب اصح مذاہب میں سے ہے جیسا کہ مجتہدین کے باقی مذاہب ہیں

(کتاب المیزان جلد ۱ ص ۶۰)

علامہ شعرانی جن کو باری تعالیٰ نے خالص اسلامی، معتدل اور حق پرست ذہن اور دماغ بخشا تھا جس پر ضد و تعصب کی پرچھائیں، گروہی جتھہ بندی، ہٹ دھرمی اور اسی نوعیت کے دیگر ذمیمہ اخلاق و افکار کا سایہ بھی نہیں پڑا تھا کس قدر صاف کہہ رہے ہیں کہ

ان مذھبہ من اصح المذاھب۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب اصح المذاہب سے ہے

اور کھلے بندوں پر حق کے متلاشی کو امام صاحبؒ کے مذہب کے مآخذ اور دلائل و اجتہادات و استنباطات کے بغور مطالعہ کی نہ صرف دعوت فکر دی بلکہ ایسے لوگ جو اسلام کے چوتھے دستوری ماخذ "رائے و قیاس" اور اسلام کے اجماعی فیصلہ "رائے و قیاس کی حجیت" کو تسلیم نہیں کر رہے تھے۔ ان کے قلب و دماغ میں حقیقی ایمان "ادخلوا فی السلم کافۃ" کی شان اور احکام اسلامی کے سامنے انقیاد و تسلیم کی خو بھی پیدا کرنے کی ممکن حد تک سعی فرماتے رہے۔

امام اعظم ابو حنیفہؒ علوم نبوی کے امین تھے

رائے و قیاس کا نام لے کر امام ابو حنیفہؒ کو "امام اہل الرائے" کہہ کر فقہ حنفیہ کو مبنی بر رائے و قیاس ٹھہرا کر دعوے براہِ راست اسلامی دستور ہی کے ناقص و نامکمل ہونے کا اعتراف ہے تحقیق و تدقیق اور طلب حق کے میدان میں، دلائل و براہین کی روشنی میں، اپنا سا منہ لے کے رہ جاتے ہیں جب یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب، علم حدیث سے کورے تھے اور علوم نبوی سے انہیں کوئی مناسبت نہیں تھی۔

علامہ خلف بن ایوبؒ نے جب دیکھا کہ بعض ناعاقبت اندیش افراد، اسلامی دستور کے قلب و جگر اور اس کے اعصاب "رائے و قیاس" پر حملے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ تحریفات، تاویلات، نفس پرستی تعیشات، الحاد، لادینیت اور عقلیت پرستی کا اسلام پر حملہ ہو گا۔ اسلام کی اساسی، دستوری اور قانونی روح کو شکست دی جائے گی۔ تو شدت سے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ کہ حقیقت اسلام اور دینِ خالص کو اجاگر کیا جائے۔ قرآن و حدیث اور ان سے مستنبط قوانین (فقہ حنفیہ) کی پیروی و حمایت کی جائے۔ اسی لگن تڑپ اور احساس نے ان کو بغیر کسی لامۃ لائم کے خوف کے اس حقیقت کے اظہار و اعلان کر مجبور کر دیا جس کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے تبییض الصحیفہ کے صد ۱۹۔ اور مولانا حبیب اللہ خان شروانی نے خطیب بغدادی کے حوالہ سے اپنی کتاب "امام ابو حنیفہ اور ان کے ناقدین" صد ۴۲ پر نقل فرمایا ہے:۔

قال خلف ابن ایوب صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی

خلف بن ایوب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ سے علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔ پھر آپ نے صحابہ کو پہنچایا اور صحابہ نے تابعین کو۔ تابعین کے بعد ابو حنیفہ

التابعین ثم صار الی ابی حنیفہ واصحابہ اور ان کے اصحاب کو ملا. (اس پر کوئی خوش ہو یا ناراض) (ابوحنیفہ اور ناقدین)

علوم نبوت کے صحیح وارث، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نائبین اور امت کے مجددین اور مصلحین وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو دماغی، علمی، اخلاقی اور روحانی اعتبار سے زمانہ کے ممتاز ترین افراد ہوں. جو ہر قسم کی تحریفات اور تاویلات کا پردہ چاک کر سکتے ہوں۔ اور جاہلیت وضلالت کی ہر تیرہ ظلمت کے لئے ان کے پاس "ید بیضا" ہو۔ محمد بن خلفؒ کی شہادت کو بغور پڑھا جائے۔ اور پھر امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی سیرت وکردار، علم وعمل، فقہ ورائے اور اجتہادات واستنباطات کا مطالعہ کیا جائے تو نتیجۃً یہ ماننا اور یقین کرنا پڑے گا. کہ جن کو آج "اہل الرائے" کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے. کل انہوں نے ہی اپنے کامل یقین. سچی روحانیت عظیم. کمال تدبر اور بڑی قربانیوں سے اسلام کی قانونی اور دستوری کو محفوظ رکھا. یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے امت کی اجتماعی زندگی. معاشرت. معاملات. سیاست اور دستور اسلامی کے اصولی و آئینی کلیات کی حفاظت کی۔

محمد بن خلف نے بھی اس واقعاتی حقیقت کے اظہار میں قدرے بھی باک محسوس نہ کی اور ڈنکے کی چوٹ کہہ دیا کہ "علم نبوت کے صحیح وارث اور امین امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب ہیں۔

اہل اسلام پر واجب ہے

جن لوگوں کو اسلام اور اس کی روح سے قدرے بھی شناسائی ہے اور جو لوگ قرآن وحدیث — اجماع اور قیاس کو اسلام کے دستوری ماخذ کی حیثیت من جانب اللہ تسلیم کرتے ہیں وہ جب بھی امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی عظیم فقہی اور دستوری خدمات پر نظر کرتے ہیں تو ان کے حق میں صرف زبان سے نہیں بلکہ دل وجان سے دعا کرنے پر اپنے کو مجبور پاتے ہیں۔ بلکہ محدث عبداللہ بن داؤد الخریبی نے تو یہاں تک کہا کہ

اہل اسلام پر واجب ہے کہ نماز کے بعد امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حق میں اس حفاظت کے صلہ میں جو انہوں نے "سنت وفقہ" کی کی ہے دعائے خیر کریں (موفق جلد ۱ ص ۱۹۳)

پہلا شخص جس نے قانون کے پوائنٹ پر بحث کی

بات طویل ہوتی جا رہی ہے گو موضوع سے خارج نہیں ہے گفتگو کا موضوع رائے وقیاس کی اہمیت اور حدیث سے اس کا تلازم ہے۔ منکرین "رائے وقیاس" کو ابوحنیفہ دشمنی میں ایسے بدیہی حقائق اور شہادتوں سے بھی آنکھیں بند کرنا پڑیں جن کو ایک ادنیٰ مسلمان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ بلکہ ان کے سمجھنے میں اگر "مسٹر چارلس ہملٹن" نے بھی کچھ بے تعصبی سے کام لیا تو وہ یہاں تک سمجھا اور ایک غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اسے یہ اعتراف اور اعلان کرنا پڑا کہ

وہ پہلا شخص بھی ابوحنیفہ ہے جس نے مدلل طریقہ سے قانون کے پوائنٹ پر بحث کی ہے اور تمام دنیوی معاملات کو اس تحقیق و تفحص سے قانون کی رسی میں جکڑ دیا ہے کہ ایک تعجب معلوم ہوتا ہے۔

(ہدایہ مطبوعہ لندن ۱۸۷۰ء بحوالہ تاریخ فقہ ص ۸۹)

زیادہ مستحکم اور پائیدار اصول | ڈاکٹر انریکو انسابانے بھی گروہی تعصب اور ابوحنیفہ دشمنی (بلکہ اسلام دشمنی) سے بالاتر ہو کر جب اسلامی قوانین۔ اسلامی فقہ اور اسلام کے دستوری اصول و کلیات کا بنظر غائر مطالعہ کیا تو اسے بھی یہ اعتراف کرنا پڑا کہ

اسلامی شریعت کو اپنے بہت سے مسائل میں مغربی قوانین پر فوقیت حاصل ہے بلکہ وہ دنیا کو سب سے زیادہ مستحکم اور پائیدار اصول عطا کرتی ہے۔

(فقہ الاسلام ماخوذ مجلۃ الازہر بحوالہ امام اعظم ابوحنیفہ)

دیارِ غیر میں | بات یہ چل نکلی ہے کہ اپنوں میں سے بھی جنہوں نے تعصب اور بغض کی نگاہ سے دیکھا یا فقہ و اجتہاد میں امام صاحب کے مقام تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ تو وہ حسد کرنے لگے اور اس میں یہاں تک اترے کہ ابوحنیفہ دشمنی میں صرف فقہ حنفیہ ہی نہیں بلکہ مطلق فقہ سے بھی انکار کر بیٹھے ع

نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

مگر جنہوں نے غیر جانبدارانہ تعصب سے بالاتر ہو کر تحقیق کی۔ ایسوں میں بعض اپنوں کی تحقیقات کی ایک جھلک کسی حد تک گذشتہ صفحات میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اور حسب موقعہ مزید بھی قارئین کو محظوظ کیا جاتا رہے گا۔

آئیے! چند لمحے دیارِ غیر میں چلیں۔ اپنے جسے "امام اہل الرائے" کہہ کر ٹھکرا رہے ہیں۔ غیر اسے ہی عظیم فقیہ اور صائب الرائے کہہ کر اٹھا رہے ہیں۔

عظیم قانون دان | وان کریمر جو جرمن کے ایک بہت بڑے اور مشہور قانون دان ہیں امام اعظم ابوحنیفہ سے متعلق کہتے ہیں کہ

امام اعظم ابوحنیفہ ہر آنے والے زمانے کے عظیم ترین قانون سازوں میں سے ایک ہیں

(چٹان دسمبر ۱۹۶۳ء)

ترقی کے ضروری اصول و مبادیات | اگر طبیعت سلیم اور ضد وہٹ دھرمی کے پرچھاؤں تلے بھی نہ آئی ہو تب بھی یہ ممکن ہے کہ دنیا کے ذلیل ترین اغراض و مقاصد انسان کے لئے حق و صداقت کو عملی طور اپنانے سے

مانع ہو جائیں مگر عقلاً اس کے ماننے اور حق و صداقت کے تسلیم کرنے سے کبھی بھی گریز نہیں کیا جا سکتا۔ پروفیسر ہوکنگ جو امریکہ کے ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں گو عقیدہ اور عمل کے اعتبار سے اسلام سے کوسوں دور ہیں مگر اسلام کی حقانیت، صداقت اور جامعیت سے انہیں بھی انکار نہیں بلکہ انہی کی شہادت ہے۔ کہ

"میں اپنے کو حق و صداقت پر محسوس کرتا ہوں جب میں یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اسلامی شریعت میں وہ تمام اصول و مبادیات موجود ہیں جو ترقی کے لئے ضروری ہیں۔"

(امام اعظم ابوحنیفہ از مفتی عزیز الرحمان ص ۳۲۷)

اسلامی فقہ کی وسعت اور ہمہ گیری! ایک ترک ادیب کو مخاطب کر کے پروفیسر دمیری نے کہا کہ "تمہاری فقہ اسلامی اس قدر وسیع ہے کہ مجھے تعجب ہوتا ہے جب میں خیال کرتا ہوں کہ تم نے کیوں نہیں اپنے ملک اور زمانے کے موافق احکام اور قانونی نظام فقہ اسلامی سے اخذ کیا۔"

(فقہ الاسلام بحوالہ امام اعظم ص ۳۲۷)

ہدایہ کے ترجمہ سے مصنف کی عظمت جرمن کے ایک مشہور پروفیسر نے ہدایہ کا ترجمہ دیکھ کر فرمایا کہ "جس کتاب کا ترجمہ اس قدر اعلیٰ ہے وہ اصل کتاب اور اس کے مصنف کتنے بلند پایہ کے ہوں گے۔"

"دیارِ غیر" کے عنوان سے اسلامی دستور کے مضبوط اصول و کلیات اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کی عظیم فقہ دانی اور فقہ حنفیہ کی ہمہ گیری کے سلسلہ میں مستشرقین اور جدید علماء کی خراج عقیدت کے جو چند افکار و آراء درج کر دیے گئے ہیں۔ اس سے مقصود صرف اتنا ہے کہ جنہیں تعصب کرنا چاہئے تھا بلکہ جن بے ایمانوں کی فطرت اور مزاج ہی میں تعصب ہے امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہ دانی اور فقہ حنفیہ کی جامعیت نے اپنے مقابلہ میں ان سے متعصبانہ طرز تحقیق بھی سلب کر لی ہے۔ مگر جن ایمانداروں کے تعصب کے "شر" پہ "خیر" ہی کا ایمان لایا ہوا ہے ایسے ایمانداروں کی ایمانی بصیرت بھی اس تحقیق پہ منتج ہوتی ہے کہ شریعت میں نہ صرف رائے و قیاس ہی مذموم ہیں بلکہ فقہ اسلامی بھی ایک بدعت، اس پر عمل کرنے والے اور اس کو پھیلانے والے بدعت ہی کی اشاعت کرنے والے ہیں۔" انا للہ وانا الیہ راجعون

ع جو تیرے زلف میں آئی تو حسن کہلائی (الجرح علی ابی حنیفہ مفہوماً)

خیر و شر کا معیار اور نیکی و بدی کے پیمانے وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کو محض گروہی رہنما کی حیثیت سے لیتے۔ اور سمجھنے و سمجھانے کے نقطۂ نگاہ کی بجائے معترضانہ، مخالفانہ اور مناظرانہ ذہن کے ساتھ ان کی سیرت اور فقہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پھر ظلم یہ ڈھایا جاتا ہے کہ اس قدر عظیم ہستیوں کے قرآن و حدیث سے مستنبط و مرتب کردہ فقہ کا مطالعہ جڑ سے شروع کر کے ٹہنیوں اور برگ و بار تک نہیں پہنچایا جاتا بلکہ اساسی نظریہ کو سمجھے بغیر اور فکر کی جڑ کی ماہیت متعین کئے بغیر مناظرہ بازوں کی نہج پر پڑ کر جزئیاتی مسائل

کی چند کونپلوں کو لے لیا جاتا ہے۔

حالاں کہ یہ طریقہ ہمیشہ متعصب اور مخالفانہ ذہن کی ترجمانی کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ کسی بھی نظامِ زندگی کو اور کسی بھی دستوری اصول و کلیات کو سمجھا نہیں جا سکتا۔ بلکہ اس کے ذریعے تو بات سمجھنے کے دروازے ہی بند ہو جاتے ہیں۔

اصل چیز نظریہ اساسی اور پھر اس نظریہ سے ماخوذ ہونے والے اصولوں کو دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ جن پر زندگی کے مختلف شعبے استوار ہوتے ہیں پھر انہی اصولوں کے فریم میں جزئیات کی ترتیب دیکھی جاتی ہے۔ کسی کے پیش کردہ مکمل نقشہ کو مجموعی طور پر سمجھنے سے قبل اس کی ایک دو لکیروں یا نشانوں کو پکڑ کر بحث شروع کرنے سے نقشہ کی مجموعی ترتیب تو کجا خود زیرِ بحث ایک دو لکیروں اور نشانات کی حقیقت اور ماہیت بھی سمجھی نہیں جا سکتی۔

جب امام اعظم ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کی سیرت اور فقہ حنفیہ کے پورے چمن کو دیکھا جائے اور اس کی مجموعی ترتیب کو سمجھا جائے تب اس کے اندر ایک ایک شاخ اور ایک ایک پتی کا مقام خود ہی سمجھ میں آجائے گا۔ ایک باغ پر رائے قائم کرنے کے لئے اس کی مجموعی حیثیت کو سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ اہلِ انصاف اور اہلِ تحقیق کبھی بھی اس کے اندر ایک دو پتیوں یا کسی پودے کی کونپلوں کو سارے باغ سے الگ کر کے زیرِ مطالعہ نہیں لاتے۔

یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ ایک نظام یا نظریے یا دستور یا امام اعظم ابو حنیفہؒ جیسے اہم قائدانہ شخصیات میں اگر چند چیزیں، کسی کے ذوق اور پسندیدہ روایات اور عادات کے خلاف ہوں تو اس کے یہ معنی لے لئے جائیں کہ وہاں کوئی قابلِ قدر چیز ہی نہیں ہے اور وہ سارے کا سارا مجموعہ مسترد کر دینے کے قابل ہے۔

جب کہ شرعاً کسی کا ذوق اور پسند، قبولیت کا معیار ہرگز نہیں بلکہ یہاں تو خیر و شر کا معیار، کامل ناقص، بھلے برے۔ اور نیکی بدی کے پیمانے آسمانی ہدایات میں پہلے سے موجود اور محفوظ ہیں۔

لہذا جب بھی امام اعظم ابو حنیفہ، آپ کے اصحاب اور فقہ حنفیہ کو آسمانی معیار اور وحی الٰہی کے پیمانے میں جانچا اور پرکھا جائے گا تو اس چول میں جھول کبھی بھی نظر نہیں آئے گی ؛